© rasailojaraid.com

آرا و افکار

مولانا سمیع اللہ سعدی

دور جدید کا حدیثی ذخیرہ۔ایک تعارفی جائزہ [۲]

۳۔اصول حدیث کے مختلف موضوعات پر خصوصی تصنیفات

عصر حاضر تخصص و سپیشلائزیشن کا دور ہے، علوم وفنون کے شعبہ جات پر مستقل کام ہوا ہے۔ مصطلح الحدیث کی انواع پر بھی مستقل تصنیفات لکھی گئی ہیں۔ یہ تصنیفات انتہائی اہمیت کی حامل ہیں۔ان میں ایک نوع سے متعلق تفصیلی مواد موجود ہوتا ہے اور اس کے جوانب واطراف کا احاطہ ہوتا ہے۔ ذیل میں اس حوالے سے چند اہم کاوشیں ذکر کی جاتی ہیں۔ان کتب کے تذکرے میں یہ بات پیش نظر رہنی چاہئے کہ جدید دور میں انواع علوم الحدیث پر ہونے والے کام کا احاطہ نہیں کیا گیا ہے، بلکہ اصول حدیث کی اہم انواع سے متعلق بعض اہم اور تفصیلی کتب کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ چھوٹے رسائل اور مختصر کتب سے صرف نظر کیا گیا ہے۔ نیز جن کتب کا انتخاب کیا گیا ہے، وہ تفصیلی اور موضوع سے متعلق اہم مباحث پر مشتمل ہونے کی وجہ سے ذکر کی گئی ہیں، ان کے ذکر سے ان کتب کے مباحث سے کلی اتفاق مراد نہ لیا جائے۔

۱۔سعودی عرب کے معروف داعی ومصنف عائض بن عبداللہ قرنی نے مبتدع کی روایت پر البدعة واثرها فی الدراية و الرواية کے نام سے ایک تفصیلی کتاب لکھی ہے، جس میں بدعتی کی روایت، حکم اور اس حوالے سے علما کے مذاہب بیان کئے ہیں۔

۲۔اسعد سالم تیم نے علم طبقات پر ایک ضخیم کتاب علم طبقات المحدثین : اهميته وفوائده کے نام سے لکھی ہے، جس میں علم طبقات کی تاریخ، اہم کتب اور اس علم کی اہمیت پر تفصیلی مواد موجود ہے۔

۳۔علم جرح وتعدیل پر اہم کتب سامنے آئی ہیں۔ان میں ڈاکٹر ضیاء الرحمان الاعظمی کی مفصل کتاب دراسات فی الجرح و التعدی، شیخ نور الدین عتر کی اصول الجرح والتعديل، سید عبد الماجد غوری کی المدخل الی دراسه علم الجرح والتعديل اور شیخ محمد بن عبد العزیز کی ضوابط الجرح والتعديل قابل ذکر ہیں۔

۴۔محمد بن طلعت نے معجم المختلطين کے نام سے ان رواۃ کو جمع کیا ہے جو آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہو گئے تھے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۵۔سید کسروی حسن نے ھدی القاصد الی اصحاب الحدیث الواحد کے نام سے سات جلدوں پر مفصل کتاب میں ان رواۃ کا تذکرہ کیا ہے، جن سے صرف ایک حدیث مروی ہے۔

۶۔احمد محمد نور یوسف نے آداب الحدیث پر ایک ضخیم کتاب من ادب المحدثین فی التربیۃ والتعلیم کے نام سے لکھی ہے۔

۷۔عبدالمجید بیرم نے الروایۃ بالمعنی فی الحدیث النبوی و اثرھا فی الفقہ الاسلامی کے نام سے روایت بالمعنی اور اس کے اثرات پر ایک ضخیم کتاب لکھی ہے۔

۸۔عبدالکریم اسماعیل صباح نے حدیث صحیح اور اس کے مختلف مباحث پر ایک ضخیم کتاب الحدیث الصحیح و منہج علماء المسلمین فی التصحیح کے نام سے لکھی ہے جس میں حدیث صحیح سے متعلق اہم مباحث کا احاطہ کیا ہے۔

۹۔المرتضی زین احمد نے مناھج المحدثین فی تقویۃ الاحادیث الحسنۃ والضعیفۃ کے نام سے ایک اہم کتاب لکھی ہے، جس میں حدیث کے شواہد، متابعات اور حدیث کی تقویت کے دیگر طرق پر بحث کی ہے۔

۱۰۔معروف محقق عمرو بن عبدالمنعم سلیم نے حدیث حسن پر الحسن بمجموع الطرق فی میزان الاحتجاج بین المتقدمین والمتاخرین کے نام سے ایک نفیس کتاب لکھی ہے۔

۱۱۔عبدالکریم بن عبداللہ الخضیر نے حدیث ضعیف پر ایک مفصل کتاب الحدیث الضعیف و حکم الاحتجاج بہ کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے، جس میں حدیث ضعیف کے مختلف مباحث پر نظر ڈالی ہے۔

۱۲۔محمد عزت حسین نے الحدیث الضعیف و انواعہ کے نام سے حدیث ضعیف پر ایک ضخیم کتاب لکھی ہے۔

۱۳۔ماہر منصور عبدالرزاق نے الحدیث الضعیف: اسبابہ و احکامہ کے نام سے ایک مفصل کتاب لکھی ہے، جس میں حدیث ضعیف کے مختلف گوشے نمایاں کیے گئے ہیں۔

۱۴۔ڈاکٹر عمر بن حسن بن عثمان فلاتہ نے حدیث موضوع پر تین جلدوں پر مفصل کتاب الوضع فی الحدیث لکھی ہے۔موضوع حدیث کے مباحث پر اگر اسے عصر حاضر کی سب سے تفصیلی کتاب کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ یہ کتاب دراصل پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے، جس پر مقالہ نگار کو جامعہ ازہر سے پی ایچ ڈی کی ڈگری تفویض کی گئی۔

۱۵۔معروف مصنف عمر سلیمان الاشقر نے حدیث موضوع کے مباحث پر ایک جامع کتاب الوضع فی الحدیث النبوی: تعریفہ، خطورتہ، اسبابہ وطرق الکشف عنہ کے نام سے لکھی ہے۔

۱۶۔عصام الدین بن سید الصبابطی نے احادیث قدسیہ پر تین جلدوں پر ایک ضخیم موسوعہ جامع الاحادیث القدسیۃ: موسوعۃ جامعۃ مشروحۃ ومحققۃ کے نام سے تیار کیا ہے۔اس میں حدیث قدسی پر اہم مباحث کے ساتھ ساڑھے گیارہ سو احادیث قدسیہ کا ذکر کیا ہے۔

۱۷۔معروف مصنف محمد متولی الشعراوی نے الاحادیث القدسیۃ کے نام سے چھ جلدوں پر مشتمل ایک ضخیم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کتاب لکھی ہے۔

۱۸۔شعبان محمد اسماعیل نے حدیث قدسیہ سے متعلق حدیثی وفقہی مباحث پر الاحادیث القدسیة ومنزلتها فی التشریع لکھی ہے،جس میں اس موضوع کے مختلف گوشوں پر نظر ڈالی ہے۔

۱۹۔عبداللہ ابوسعود بدر نے المرفوع وصیغ الرفع کے نام سے حدیث مرفوع کے مباحث پر ایک مفصل کتاب لکھی ہے۔

۲۰۔طارق اسعد حلمی نے علم ورود الحدیث پر ایک عمدہ کتاب علم اسباب ورود الحدیث و تطبیقاته عند المحدثین و الاصولیین کے نام سے لکھی ہے۔ساڑھے پانچ سو صفحات کی اس کتاب میں ورود الحدیث سے متعلقہ مباحث کا عمدہ احاطہ کیا گیا ہے۔

۲۱۔مشکل الحدیث اور احادیث نبویہ میں ایسی احادیث جو متنوع سوالات اور اشکالات کا باعث ہیں،ان کے جواب پر مبنی متعدد کتب سامنے آئی ہیں،جن میں عبداللہ بن علی النجدی کی مشکلات الاحادیث النبویة و بیانها اور احمد رضوان کی مسائل فی تاویل الاحادیث قابل ذکر ہیں۔

۲۲۔علم مختلف الحدیث معاصر مصنفین کا خصوصی موضوع رہا ہے۔ان میں خاص طور پر اسامہ عبداللہ خیاط کی مختلف الحدیث وموقف النقاد والمحدثین منه ،نافذ حسین حماد کی مختلف الحدیث بین الفقهاء والمحدثین اور عبدالمجید محمد اسماعیل السوسوہ کی ضخیم کتاب منهج التوفیق والترجیح بین مختلف الحدیث واثره فی الفقه الاسلامی قابل ذکر ہیں۔

۲۳۔حدیث مرسل کی حجیت کا مسئلہ قدیم زمانے سے معرکۃ الآرا رہا ہے۔معاصر سطح پر اس مسئلے کا بھی مختلف جوانب سے جائزہ لیا گیا ہے۔ان کتب میں حفصہ بنت عبدالعزیز کا دو جلدوں پر مشتمل ضخیم مقالہ الحدیث المرسل بین القبول و الرد ،ابودور سید حامد کی الخبر المرسل عند الاصولیین: دراسة و تطبیق ،علاء الدین حسن کی الاحتجاج بالمرسل واثره فی الفقه الاسلامی اور فوزی محمد البتشتی کی ضخیم کتاب حجیة المرسل عند المحدثین والاصولیین والفقهاء قابل ذکر ہیں۔

۲۴۔تدلیس اور اس کی اقسام واحکام پر بھی اہم کتب لکھی گئیں ہیں۔ان میں سید عبدالماجد غوری کی التدلیس والمدلسون : دراسة عامة ،محمود عبدالوہاب عبدالحفیظ کی القول النفیس فی المقبول والمردود من التدلیس ،صالح الجزائری کی التدلیس و احکامه اور مسفر بن غرم اللہ الدمینی کی مفصل کتاب التدلیس فی الحدیث: حقیقته واقسامه واحکامه ومراتبه والموصوفون به سرفہرست کتب ہیں۔

۲۵۔دور جدید میں خبر واحد کا مسئلہ بعض وجوہ سے اہمیت اختیار کر گیا ہے اور افراط وتفریط کا شکار ہوا ہے۔اہل تجدد کے نزدیک خبر واحد سے دین کا کوئی نیا حکم اخذ نہیں کیا جا سکتا،جبکہ سلفی حضرات کے نزدیک خبر واحد سے عقائد کا بھی اثبات ہوسکتا ہے۔اس لیے خبر واحد پر متعدد کتب لکھی گئی ہیں،ان کتب میں شیخ نور الدین عتر کی الاتجاهات العامة

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

للاجتهاد ومكانة الحديث الآحاد الصحيح فيها اور ابوعبدالرحمان القاضی کی دوجلدوں پر مشتمل ضخیم کتاب خبر الواحد فی التشریع الاسلامی وحجیته قابل ذکر ہے۔

۲۶۔علم علل الحدیث معاصر سطح پر خصوصی توجہ کا مرکز رہا ہے،اوراس سلسلے میں مفید کتب سامنے آئی ہیں۔ان میں شیخ نورالدین عتر کی لمحات موجزة فی اصول علل الحدیث ،سید عبدالماجد غوری کی المیسر فی علم علل الحدیث ،ہمام عبدالرحیم کی العلل فی الحدیث ،حمزہ عبداللہ الملیباری کی الحدیث المعلول : قواعد وضوابط ،ماہر یاسین فحل کی اثر علل الحدیث فی اختلاف الفقهاء ،علی بن عبداللہ الصیاح کی جهود المحدثين في بيان علل الحديث اور مقبل بن ہادی الوادعی کی احادیث معلة ظاهرها الصحة قابل ذکر کتب ہیں۔

۲۷۔احادیث پر حکم لگانے اور سند ومتن پر نقد کے اصول وقواعد پر معاصر سطح پر قابل قدر کام ہوا ہے۔ان میں معروف محقق ڈاکٹر محمد مصطفیٰ الاعظمی کی منهج النقد عند المحدثين نشاته وتاريخه ،معروف مصنف مسفر غرم اللہ دمینی کی مقاييس نقد متون السنة ،محمد طاہر الجوابی کی جهود المحدثين في نقد متن الحديث الشريف ،محمد علی قاسم العمری کی دراسات في منهج النقد عند المحدثين اور حسین الحاج حسن کی دو جلدوں پر مشتمل ضخیم کتاب نقد الحديث في علم الرواية وعلم الدراية قابل ذکر کتب ہیں۔

۲۸۔عربی کی بہ نسبت اردو میں اصول حدیث پر خصوصی تصنیفات بہت کم ہیں، کیونکہ اردو میں طبع زاد کتب کی بجائے عربی کتب کے ترجمہ وتشریح کی روایت زیادہ ہے۔طبع زاد کتب کا جو سرمایہ موجود ہے، وہ خصوصیت کی بجائے عمومیت کا رنگ لیے ہوئے ہے۔اصول حدیث اوراس کی مختلف شاخوں پر معدودے چند کتب میں اصول حدیث اور علم حدیث کے تعارف پر ڈاکٹر محمود احمد غازی صاحب کی محاضرات حدیث، ڈاکٹر تقی الدین ندوی کی فن اسماء الرجال، غازی عزیر مبارکپوری کی ضعیف احادیث کی معرفت اوران کی شرعی حیثیت، ڈاکٹر سہیل حسن کی معجم اصطلاحات حدیث اور علم جرح وتعدیل، ڈاکٹر اقبال احمد اسحاق کی جرح وتعدیل، محمد ایوب رشیدی کی احناف حفاظ حدیث کی فن جرح و تعدیل میں خدمات، محمد اکرم رحمانی کی حدیث موضوع اوران کے مراجع، ڈاکٹر محمد اکرم ورک کی متون حدیث پر جدید ذہن کے اشکالات، ایک تحقیقی مطالعہ اور مولانا تقی امینی کی حدیث کا درایتی معیار قابل ذکر ہیں۔اردو میں اصول حدیث پر خصوصی تصنیفات زیادہ تر ایم فل اور پی ایچ ڈی مقالات کی صورت میں ہیں جن کا ذکر مقالات کے عنوان کے تحت آئے گا۔

۴۔ مصطلح الحدیث پر تطبیقی کام

معاصر سطح پر اصول حدیث پر ہونے والے کام میں ایک جدت کا پہلو یہ آیا ہے کہ مصطلح الحدیث اوراس کے قواعد و ضوابط پر تطبیقی وتمرینی کتب لکھنے کا رواج پڑ گیا ہے۔اس طرز کی کتب میں اصول حدیث اوراس کی مختلف شاخوں کے لئے کتب حدیث و کتب رجال سے امثلہ وتمارین کا ذکر کیا جاتا ہے،متنوع اسئلہ درج کی جاتی ہیں تاکہ مسائل اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اصول مثالوں سے ذہن نشیں ہو اور ان کی وضاحت ہو جائے۔ جدید طرز کی یہ کتب بلاشبہ علم مصطلح الحدیث میں تجدیدی کارنامہ ہے، کیونکہ قدیم متون میں معدودے چند مثالیں ہیں جنہیں بعد میں آنے والے ہر مصنف نے دہرایا ہے۔ اس سلسلے کی چند اہم کتب کی فہرست دی جا رہی ہے:

۱۔الواضح فی مصطلح الحدیث للمبتدئین مع اسئلة وتمارین للمناقشة، **ابراہیم النعمہ، دارالنفائس، عمان**

۲۔الجد الحثیث لتیسیر مسائل وفنون علم الحدیث بطریقة تطبیقیة وامثلة عملیة، **ابراہیم محمود عبدالراضی، دارالایمان، اسکندریہ**

۳۔ علم مصطلح الحدیث التطبیقی، **علی بن ابراہیم حشیش، دارالعقیدہ، قاہرہ**

۴۔تحریر علوم الحدیث، **شیخ عبداللہ بن یوسف الجدیع**

۵۔المنہج الحدیث فی تسهیل علوم الحدیث، **علی نایف بقاعی، دارالبشائر، بیروت**

۶۔تیسیر و تخریج الاحادیث للمبتدئین، **عمرو عبدالمنعم سلیم، دارعفان**

۷۔تحریر علوم الحدیث، **عمر عبدالمنعم سلیم، دارابن قیم**

۸۔المعلم فی معرفة علوم الحدیث وتطبیقاته العلمیة والعملیة، **عمرو عبدالمنعم سلیم، دارابن قیم**

۹۔اربعون تدریبا فی نقد الاسانید والمتون، **عمرو عبدالمنعم سلیم**

۱۰۔اصول التخریج ودراسة الاسانید، **محمود طحان، دارالقران الکریم، بیروت**

چوتھی جہت: شروحات حدیث

عصر حاضر کے حدیثی ذخیرے کا ایک بڑا حصہ کتب حدیث کی شروحات، تعلیقات اور تراجم پر مشتمل ہے، ان میں زیادہ تر کتب ستہ اور موطا کی شروحات شامل ہیں، یہ شروحات وتعلیقات مفصل بھی ہیں اور مختصر بھی، بعض میں پوری کتاب کی اول تا آخر شرح کی گئی ہے جبکہ بعض شروحات کتاب کے مخصوص مقامات اور خاص حصوں کی تشریحات پر مشتمل ہیں۔ بعض کتاب پر متنوع دراسات وتحقیقات کی صورت میں ہیں، جیسے اعلام کی تحقیق، الفاظ غریبہ کی تحقیق، کتاب کا متنوع پہلوؤں سے تجزیہ وتحلیل وغیرہ۔ اس عنوان کو درجہ ذیل چار ذیلی اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

۱۔عربی شروحات وتعلیقات

۲۔اردو شروحات

۳۔درسی تقریرات وافادات

۴۔کتب حدیث کے تراجم

۱۔ عربی شروحات و تعلیقات

عرب ممالک میں سلفیت کی لہر چلنے سے کتب حدیث خاص طور پر توجہ کا مرکز بن گئیں اور صحاح ستہ سمیت حدیث

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی دیگر کتب پر کما و کیفا دونوں اعتبار سے ممتاز کام ہوا ہے، ذیل میں اہم کتب حدیث پر ہونے والے جدید کاموں کا ایک جائزہ لیا جاتا ہے:

۱۔صحیح بخاری:

صحیح بخاری کی علمی حلقوں میں مقبولیت ایک مسلم امر ہے، کتب حدیث میں بعض حوالوں سے ممتاز ہونے کی وجہ سے ہر دور میں اس پر ہونے والا کام بقیہ کتب کی بہ نسبت زیادہ رہا ہے، دور جدید میں بھی صحیح بخاری پر متنوع دراسات و تحقیقات ہوئی ہیں۔ چند اہم کاموں کا تذکرہ کیا جاتا ہے:

۱۔صحیح بخاری پر جدید دور میں ہونے والا ممتاز کام نویں صدی ہجری کے معروف عالم ابن ملقن کی مفصل شرح التوضیح شرح الجامع الصحیح کی اشاعت وتحقیق ہے۔قطر کی وزارت اوقاف نے اس کام کا بیڑا اٹھایا اور خالد الرباط اور جمعہ فتحی کی سربراہی میں بیس کے قریب محققین نے سات مخطوطات کے تقابل سے شرح ابن ملقن کی تحقیق کی اور صحیح بخاری کی یہ عظیم شرح چھتیس جلدوں میں منظر عام پر آ گئی۔

۲۔صحیح بخاری کی جدید شروحات میں مفصل ترین شرح ترکی کے معروف عالم اور اٹھارویں صدی کے ممتاز محقق علامہ یوسف زادہ آفندی کی نجاح القاری فی شرح صحیح البخاری ہے، یہ شرح ابھی تک زیور طبع سے آراستہ نہیں ہو سکی۔ چار ہزار لوحات پر مشتمل اس کا مفصل مخطوطہ اگر طبع ہوا تو ایک اندازے کے مطابق پچاس جلدوں میں منظر عام پر آئے گا۔ یہ مخطوطہ مکتبہ الاثار و المخطوطات ترکی میں محفوظ ہے، اور معروف ویب سائٹ ملتقی اہل الحدیث پر بھی تیس جلدوں میں موجود ہے۔اس مخطوطہ کے بعض حصوں کی پی ایچ ڈی مقالات کی صورت میں تحقیق ہوئی ہے ،لیکن مکمل شرح ابھی تک محقق طباعت کی منتظر ہے۔

۳۔صحیح بخاری کے ابواب وتراجم پر مفصل کام شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمہ اللہ کے افادات ہیں، جو آپ کے مختلف تلامذہ کی تحقیق کے ساتھ متعدد جلدوں میں چھپے ہیں، ان افادات میں صحیح بخاری کے جملہ تراجم پر مفصل بحث شامل ہے ،صحیح بخاری کے ابواب وتراجم پر یہ اپنی نوعیت کی پہلی مفصل کاوش ہے۔

۴۔صحیح بخاری کی متعدد محققانہ طبعات منظر عام پر آئی ہیں، ان میں سے دو طبعات بعض وجوہ سے اہم ہیں:

الف: صحیح بخاری کی صحیح ترین طباعت عثمانی خلیفہ سلطان عبدالحمید کی نگرانی میں ہونے والی طبعہ امیریہ کی اشاعت ہے۔سلطان عبدالحمید نے جید علما کی مجلس اس کام کے لئے تشکیل دی اور صحیح بخاری کے معروف ناسخ اور آٹھویں صدی ہجری کے معروف حنبلی عالم حافظ یونینی کے نسخے کو اصل قرار دیا اور دیگر نسخوں کے ساتھ تقابل وتصحیح بھی کی۔ یوں دو سال کی تحقیق کے ساتھ نو جلدوں میں یہ نسخہ شائع ہوا، سلطان نے اشاعت سے پہلے جامعہ ازہر کے سولہ جید علما کی موجودگی میں اس کی خواندگی کروائی، اس نسخہ کے حاشیے میں صحیح بخاری کے دیگر نساخ ورواۃ کے فروق کو بھی ذکر کیا گیا ہے۔تقریباً پندرہ سال پہلے بیروت کے معروف ادارے دار طوق النجاۃ نے اسی اشاعت کو دوبارہ شائع کیا۔

ب: ممتاز شامی محقق ڈاکٹر مصطفیٰ دیب البغا کی تحقیق وتعلیق کے ساتھ اشاعت متنوع خوبیوں کی حامل ہے، اس میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

محقق نے احادیث کی ترقیم، مکرر احادیث کی نشاندہی اور مشکل الفاظ کی تحقیق سمیت متنوع اطراف سے تحقیق کی ہے۔ صحیح بخاری کی یہ اشاعت علمی حلقوں میں مرکزیت کی حامل ہے۔

۵۔ صحیح بخاری میں موجود صحابہ کی مرویات مسانید کی ترتیب پر معروف محقق فواد عبدالباقی نے جمع کی ہیں، یہ تحقیق جامع مسانید صحیح البخاری کے نام سے دارالحدیث قاہرہ سے چھ جلدوں میں چھپ چکی ہے۔

۶۔ صحیح بخاری میں حدیث کی تلاش ایک مشکل مرحلہ ہے، کیونکہ امام بخاری ادنی مناسبت سے حدیث کو ٹکڑوں میں تقسیم کر کے کئی مقامات پر ذکر کرتے ہیں۔ اس مشکل کا حل سید عنبر عبدالرحیم نے هداية الباری الی ترتيب احاديث البخاری کی شکل میں نکالا ہے، مصنف نے صحیح بخاری کی تمام احادیث کو حروف تہجی کی ترتیب سے جمع کیا ہے، اور ہر حدیث کے ساتھ اصل کتاب کے باب اور راوی کا حوالہ دیا ہے۔ تین ضخیم جلدوں میں مطبعہ الاستقامہ قاہرہ سے چھپ چکا ہے۔

صحیح بخاری پر ہونے والے بعض اہم شروح و دراسات کی کی ایک فہرست دی جا رہی ہے:

۱۔ الفجر الساطع علیٰ صحیح الجامع، محمد الفضیل بن الفاطمی، مکتبہ الرشد، بیروت (۷ مجلدات)

۲۔ عون الباری لحل ادلة البخاری، نواب صدیق حسن خان القنوجی، دار الرشد، شام (۵ مجلدات)

۳۔ منار القاری شرح مختصر صحیح البخاری، حمزہ قاسم، مکتبہ دار البیان، شام (۵ مجلدات)

۴۔ هداية الساری الیٰ دراسة البخاری (مقدمہ صحیح بخاری)، مولانا امداد الحق السلہٹی، دار الفکر الاسلامی، ڈھاکہ (مجلدین)

۵۔ روایات و نسخ الجامع الصحیح : دراسة وتحليل، ڈاکٹر محمد بن عبدالکریم، دار امام الدعوہ، ریاض

۶۔ کوثر المعانی الدراری فی کشف خبايا صحیح البخاری، محمد الخضر الشنقیطی، موسسہ الرسالہ، بیروت (۱۴ مجلدات)

۷۔ المدلسين و مروياتهم فی صحيح البخاری، فہمی احمد عبدالرحمان، دار الکتب العلمیہ، بیروت (مجلدین)

۸۔ شرح صحيح البخاری، محمد بن صالح العثیمین، المکتبہ الاسلامیہ، قاہرہ (۱۰ مجلدات)

۹۔ روايات الجامع الصحيح ونسخه : دراسة نظرية تطبيقية، جمعہ فتحی عبدالحلیم، وزارہ الاوقاف، قطر (مجلدین)

۱۰۔ منحة الملك الجليل شرح محمد بن اسماعيل، عبدالعزیز بن عبداللہ الراجحی، دار التوحید (۱۴ مجلدات)

۱۱۔ النظر الفسيح عند مضائق الانظار فی الجامع الصحيح، محمد طاہر بن عاشور، الدار العربیہ،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تیونس

۱۲۔المنهل العذب الفرات فی شرح الاحادیث الامهات من صحیح البخاری ،عبد العال احمد،المکتبہ الازہریہ،قاہرہ(۴مجلدات)

۱۳۔معجم الامکنہ الوارده ذکرہا فی صحیح البخاری ،سعد بن عبداللہ،ادارہ الملک عبدالعزیز، ریاض

۱۴۔تیسیر صحیح البخاری،موسیٰ شاہین لاشین،مکتبہ الشروق،قاہرہ(۳مجلدات)

۱۵۔اتحاف القاری بمعرفہ جهود واعمال العلماء علی صحیح البخاری ،محمد عصام عرار الحسینی،الیمامہ للطباعہ والنشر ،بیروت

۱۶۔النور الساری من فیض صحیح الامام البخاری ،حسن عدوی حمزاوی،مطبعہ المصریہ،قاہرہ (۵مجلدات)

۱۷۔الحلل الابریزیة من التعلیقات البازیة علی صحیح البخاری ،عبدالعزیز عبداللہ بن باز ،دارالتدمیریہ(۴مجلدات)

۱۸۔تحفہ القاری بحل مشکلات البخاری،مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ

۱۹۔نبراس الساری فی اطراف البخاری ،محمد عبدالعزیز محمد نور،المطبع الکریمی،لاہور

۲۰۔فہارس البخاری ،رضوان محمد رضوان،دارالکتاب العربی،قاہرہ

۲۱۔الکوثر الجاری فی حل مشکلات البخاری ،محمد ابوالقاسم البنارسی

۲۲۔عون الباری لحل عویصات البخاری ،شیخ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

۲۔صحیح مسلم:

۱۔صحیح مسلم کی سب سے مفصل شرح معروف شافعی عالم،مصنف اور حرم مکی کے معروف مدرس محمد امین بن عبداللہ الھرری کی الکوکب الوہاج و الروض البہاج فی شرح صحیح مسلم بن الحجاج ہے،یہ شرح چھبیس جلدوں میں دارطوق النجاۃ بیروت سے شائع ہوچکی ہے۔

۲۔علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ کی معروف شرح فتح الملهم اوراس کا تکملہ جو شیخ الاسلام مفتی تقی عثمانی صاحب کی تصنیف ہے،کا شمار بلاشبہ جدید دور میں صحیح مسلم پر ہونے والے ممتاز کاموں میں ہوتا ہے۔

۳۔ڈاکٹر محمد محمدی نورستانی نے المدخل الی صحیح الامام مسلم بن الحجاج کے نام سے ایک مفید کتاب لکھی ہے جس میں امام مسلم اور صحیح مسلم کا مکمل تعارف شامل ہے،صحیح مسلم کے نسخے،شروحات،تحقیقات،صحیح مسلم کے رواۃ کے طبقات اور امام مسلم کے منہج سمیت دیگر مباحث کا خوب استقصا کیا ہے۔یہ کتاب مکتب الشوون الفنیہ کویت سے شائع ہوئی ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۴۔صحیح مسلم کی متعدد طبعات منظر عام پر آئی ہیں، ان میں سب سے معروف اور اہل علم کے درمیان متداول نسخہ معروف محقق فواد عبد الباقی کی تحقیق وتعلیق کا حامل نسخہ ہے جو دار الکتب العلمیہ بیروت سے چھپ چکا ہے۔ اس کے علاوہ معروف محدث اور صحیح مسلم کے شارح موسی شاہین لاشین اور احمد عمر ہاشم کا محقق شدہ نسخہ ہے جو موسسہ عز الدین بیروت سے پانچ جلدوں میں شائع ہوا ہے۔

صحیح مسلم پر ہونے والی اہم تحقیقات ودراسات کی ایک فہرست پیش خدمت ہے:

۱۔السراج الوهاج من كشف مطالب صحيح مسلم بن الحجاج ،صدیق حسن خان القنوجی ،الشوون الدینیہ،قطر (۱۱مجلدات)

۲۔فتح المنعم شرح صحيح مسلم،موسی شاہین لاشین، دار الشروق، بیروت (۱۰ مجلدات)

۳۔منة المنعم فی شرح صحيح مسلم ،صفی الرحمان مبارکپوری، دارلسلام، ریاض (۴مجلدات)

۴۔قرة عين المحتاج فی شرح مقدمه صحيح مسلم بن حجاج ،محمد بن علی بن آدم الاثیوبی، دار ابن جوزی، سعودیہ (مجلدین)

۵۔الامام مسلم ومنهجه فی صحيحه،محمد عبد الرحمان طوالبہ، دار عمار، عمان

۶۔دراسات علمية فی صحيح مسلم،علی حسن بن عبد الحمید، دار الہجرہ، ریاض

۷۔روايات المدلسين فی صحيح مسلم،جمعها وتخريجها و الكلام عليها،عواد حسین الخلف، دار البشائر الاسلامیہ، بیروت

۸۔عبقرية الامام مسلم فی ترتيب احاديث مسنده الصحيح، دراسة تحليلية ،حمزہ عبد اللہ الملیباری، دار ابن حزم، بیروت

۹۔منهج الامام مسلم فی ترتيب كتابه الصحيح ودحض شبهات حوله ،ربیع بن ہادی المدخلی، مکتبہ الدار، المدینہ المنورہ

۱۰۔تنبيه المسلم الى تعدى الالبانی على صحيح مسلم،محمود سعید ممدوح، مکتبہ الامام الشافعی، الریاض

۱۱۔البحر المحيط الثجاج فی شرح صحيح الامام مسلم بن الحجاج ،محمد بن علی بن آدم الاثیوبی، دار ابن جوزی، سعودیہ (۲۴مجلدات)

۱۲۔شرح صحيح مسلم ،محمد بن صالح العثیمین، دار الرشد (۱۰ مجلدات)

۱۳۔فهارس صحيح مسلم ،محمد فواد عبد الباقی، دار احیاء الکتب العربیہ، قاہرہ

۳۔جامع ترمذی:

۱۔جامع ترمذی کی سب سے مفصل معاصر شرح معروف اہل حدیث عالم علامہ عبد الرحمان مبارکپوری رحمہ اللہ کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تحفة الاحوذی شرح جامع الترمذی ہے،حل کتاب اور حدیثی مباحث میں بلاشبہ یہ شرح لاجواب ہے، مبارکپوری صاحب نے اس کے شروع میں ایک مفصل مقدمہ بھی لکھا ہے، جو مستقل جلد میں شائع ہوا ہے۔اس مقدمہ میں جامع ترمذی اور حدیث سے متعلقہ مباحث کا خوب استقصا کیا ہے۔ یہ شرح بیروت سے دس جلدوں میں چھپ چکی ہے۔

۲۔محدث العصر حضرت مولانا یوسف بنوری رحمہ اللہ کی معارف السنن شرح جامع السنن عمدہ شرح ہے،حضرت بنوری نے خاص طور پر اس شرح میں اپنے استاد امام العصر حضرت انور شاہ کشمیری کے افادات کو جمع کرنے کی کی کوشش کی ہے، یہ شرح کتاب الحج تک ہے، اگر یہ شرح مکمل ہوتی تو بلاشبہ دور جدید میں جامع ترمذی کی مفصل اور جامع شروح میں شمار ہوتی۔

۳۔معارف السنن کا تکملہ استاد محترم اور جامعہ امدادیہ کے نائب صدر حضرت مولانا زاہد صاحب دامت برکاتہم نے لکھنا شروع کیا ہے، ابھی تک اس کی ایک ضخیم جلد منظر عام پر آئی ہے، جو صرف کتاب الجنائز پر مشتمل ہے، حدیث کی تشریح میں جدید مباحث کے حوالے سے ایک عمدہ کاوش ہے۔ اللہ کرے، استاد محترم اس شرح کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں۔

۳۔امام ترمذی عموماً حدیث کے ذکر کرنے کے بعد اس کے متابعات وشواہد کی طرف اشارہ کرنے کے لئے وفی الباب کہہ کر ان صحابہ کا ذکر کرتے ہیں، جن سے حدیث کے متابعات وشواہد مروی ہیں۔ وفی الباب کی احادیث کی تخریج پر معاصر سطح پر عمدہ کام ہوا ہے، جن میں دو کتب قابل ذکر ہیں:

الف:حسن بن حیدر الوائلی کی چھ جلدوں پر مشتمل مفصل کتاب نزھة الالباب فی قول الترمذی وفی الباب جامع کتاب ہے، یہ کتاب دار ابن جوزی ریاض سے چھپی ہے۔

ب:ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ کی کتاب کشف النقاب عما یقوله الترمذی و فی الباب اس سلسلے کی ایک عمدہ کتاب ہے، لیکن یہ کتاب نامکمل ہے، پانچ جلدوں میں مجلس الدعوہ والتحقیق کراچی سے چھپی ہے۔

۴۔معروف سلفی محدث ناصر الدین البانی نے متعدد کتب حدیث پر صحت وضعف کے اعتبار سے تحقیقات کی ہیں، علامہ البانی نے جامع ترمذی پر بھی اسی نوعیت کا کام کیا اور جامع ترمذی کو صحیح سنن الترمذی اور ضعیف سنن الترمذی میں تقسیم کر کے جامع ترمذی کے صحیح وضعیف احادیث پر مبنی دو الگ نسخے تیار کئے۔ اگرچہ بہت سے اہل علم نے علامہ البانی کی اس تحقیق سے اختلاف کیا ہے، لیکن علمی وحدیثی حوالے سے اس کام کی اہمیت اپنی جگہ برقرار ہے۔

۵۔جامع ترمذی کی متعدد طبعات منظر عام پر آئی ہیں، ان میں درجہ ذیل طبعات تحقیق کے حوالے سے اہم شمار ہوتی ہیں:

الف: جامع ترمذی بتحقیق شعیب الارناووط، موسسہ الرسالہ، بیروت (۶ مجلدات)

ب: جامع ترمذی بتحقیق بشار عواد معروف، دار الغرب الاسلامی (۶ مجلدات)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ج: جامع الترمذی بتحقیق احمد محمد شاکر، مکتبہ مصطفیٰ البابی الحلبی (۵ مجلدات)

۶۔جامع ترمذی پر معاصر سطح کی سب سے مفصل تحقیق ،تعارف ، جامع ترمذی کے رواۃ اور امام ترمذی کے منہج پر تفصیلی بحث معروف شامی عالم ڈاکٹر عداب محمود الحمش نے کی ہے،ڈاکٹر صاحب نے الامام الترمذی ومنهجه فی کتابه الجامع کے نام سے تین جلدوں پر مشتمل ضخیم کتاب لکھی ہے جو دراصل ان کا پی ایچ ڈی مقالہ ہے،اس کتاب میں جامع ترمذی سے متعلق جملہ مباحث کا عمدہ استقصا کیا گیا ہے، یہ کتاب دار الفتح للدراسات والنشر عمان سے چھپی ہے۔

جامع ترمذی پر ہونے والی بعض اہم تحقیقات و دراسات کی ایک فہرست پیش کی جا رہی ہے:

۱۔فقه الحدیث عند الائمه السلف بروایه الامام الترمذی ،محمد بن احمد کنعان،موسسہ المعارف، بیروت (مجلدین)

۲۔فقه الامام الترمذی فی سننه و دراسة نقوله للمذاهب ،مازن عبدالعزیز الحارثی،جامعہ ام القری (مجلدین)

۳۔الردود و التعقیب علی بعض الشارحین من المعاصرین لجامع الترمذی ،عبد الرحمان بن یحییٰ المعلمی ،المکتبہ الملکیہ ،مکہ مکرمہ

۴۔حاشیة علیٰ جامع الترمذی ،احمد علی سہارنپوری،مطبعہ احمدیہ،دہلی

۵۔جامع الترمذی فی الدراسات المغربیة، روایة ودرایة،محمد حسین صقلی،جامعہ محمد الخامس،رباط

۶۔المدخل الی جامع الامام الترمذی،ڈاکٹر طاہر الازہر،مکتب الشوون الفنیہ،کویت

۷۔الامام الترمذی والموازنة بین جامعه وبین الصحیحین،ڈاکٹر نور الدین عتر،مطبعہ لجنہ التالیف

۸۔جائزة الاحوذی فی التعلیقات علی سنن الترمذی ،ابی النصر ثناء اللہ المدنی،ادارہ البحوث الاسلامیہ، بنارس (۴ مجلدات)

۹۔حسن صحیح فی جامع الترمذی دراسة و تطبیق ،اعداد طلبہ قسم التخصص فی الحدیث دار العلوم دیوبند،اکادیمیہ،شیخ الہند،دیوبند (مجلدین)

۱۰۔تهذیب جامع الامام الترمذی ،عبداللہ التلیدی،دار المعرفہ والفکر، بیروت (۳ مجلدات)

۱۱۔العطر الشذی فی حل الفاظ الترمذی ،محمد منیر عبدہ الدمشقی

(جاری ہے)

© rasailojaraid.com